12529-عزل کرنا اور کنڈوم کا استعمال

سوال

کیا رخصتی کے بعد پہلی رات آدمی کے لیے مانع حمل مثلا کنڈوم وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں ؟
میں یہ سوال اس لیے کر رہا ہوں کہ ہوسکتا ہے اللہ کے حکم سے بیوی کو حمل ہو جائے، لیکن ہم اپنی شادی کے فورا بعد اتنی جلدی اولاد پیدا نہیں کرنا چاہتے، برائے مہربانی اس کی وضاحت فرمائیں ؟

پسندیدہ جواب

اگر خاوند اولاد نہ چاہتا ہو تو عزل کرنا جائز ہے، اور اسی طرح کنڈوم استعمال کرنا بھی جائز ہے، لیکن اس میں ایک شرط ہے کہ عزل وغیرہ کے لیے بیوی کی اجازت لینا ضروری ہے کیونکہ بیوی کو بھی اولاد لینے کا حق ہے.

اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ :

"ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں عزل کیا کرتے تھے، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر پہنچی تو آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (250) صحیح مسلم حدیث نمبر (160).

لیکن یہ جائز ہونے کے ساتھ ساتھ بہت شدید قسم کا مکروہ عمل ہے، کیونکہ صحیح مسلم میں حدیث مروی ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کرنے کے بارہ میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"یہ تو خفیہ طور پر بچے کو زندہ درگور کرنا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1442).

یہ حدیث اس کے بہت زیادہ مکروہ ہونے کی دلیل ہے.

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

عزل یہ ہے کہ جب بیوی سے جماع کیا جائے اور جب انزال قریب ہو تو عضو تناسل باہر کھینچ کر انزال شرمگاہ سے باہر کیا جائے، ہمارے نزدیک یہ ہر حالت میں مکروہ ہے اور ہر عورت کے لیے مکروہ ہے چاہے وہ عزل پر راضی ہو یا راضی نہ ہو، کیونکہ یہ نسل کشی ہے.

اسی لیے حدیث میں اسے "خفیہ طور پر بچہ زندہ درگور کرنا) کہا گیا ہے، کیونکہ اس طرح بچہ پیدا ہونے کی راہ بند کر دی جاتی ہے بالکل اسی طرح جس طرح بچے کو زندہ درگور کر کے قتل کیا جاتا ہے، رہا مسئلہ اس کے حرام ہونے کا تو ہمارے اصحاب اسے حرام نہیں کہتے . . .

پھر اس سلسلہ میں جتنی احادیث وارد ہیں ان میں جمع اس طرح ہو سکتا ہے کہ جن احادیث میں نہی ہے اسے کراہت تنزیہ پر محمول کیا جائیگا، اور جن احادیث میں اجازت دی گئی ہے انہیں اس پر محمول کیا جائیگا کہ ایسا کرنا حرام نہیں، اور اس کا یہ معنی نہیں کہ یہاں کراہت کی نفی کی جا رہی ہے "اھ مختصرا

لہذا مسلمان شخص کو ایسا اسی صورت میں کرنا چاہیے جب اس کی ضرورت ہو، مثلا اگر بیوی مریض ہو اور حمل برداشت نہ کر سکتی ہو یا پھر اس پر اس میں مشقت ہوتی ہو، یا پھر تسلسل کے ساتھ حمل اسے نقصان دیتا ہو اور اس میں کچھ وقفہ درکار ہو تو پھر جائز ہے.

اور اس لیے بھی کہ عزل کرنے میں نکاح کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے، کیونکہ نکاح کے مقاصد میں کثرت نسل شامل ہے اور پھر عزل کرنے میں عورت کی لذت کی تکمیل بھی نہیں ہوتی، کیونکہ عورت کو لذت تو انزال کے بعد آتی ہے.

مزید آپ سوال نمبر (3767) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.